RARE BOOK
OUT OF ISSUE CHECK

Checked
1987

CHECKED 1995

۸۵۷۳ دوادس

دفتر نمرة	١٣٩٨٩
فن نمرة	٢٥١ ح
كتاب نمرة	

نذرِ سلطان

(قطعات و رباعیات)

پیشکشِ بارگاہِ عجاہ حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد

جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت سکندر شوکت

حضور پرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر

سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

گذرانیدہ جان نثارِ موروثی کشن پرشاد شاد یمین السلطنتہ

١٩١١

HYDERABAD STATE LIBRARY
آصفیہ

(اختر دکن پریس)

رقم نمبر	۱۴ ۹۱۹
فن نمبر	ح ۱۵
کتاب نمبر	۱۰۹۸ د

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعۂ تاریخ تہنیت تخت نشینی اعلیحضرت سکندر شوکت حضور پُرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطان دکن خلد اللہ ملکہٗ

سلامت ہین میرے آقا الٰہی   بقا جنکے دم سے ہی ملکِ دکن کی

وہ آقا جو ہین مسند آرائے دولت   شہِ ذی فتوت مہِ کامگاری

سعیدِ جہان میر عثمان علیخان | امیر قرن کے سلطان عزیمون کے والی
ہوے جلوہ آرا جو تختِ پدر پر | تو سب نے کہا جان مین جان آئی
یہی شاہِ محبوب کے جانشین ہین | انہین سے ہے خستہ دلون کی تسلی
یہی مرہمِ زخمِ بیچارگان ہین | انہین سے شفا دردمندون کو ہوگی
خدا کے کرم سے ہے امید ہمکو | کہ یہ نونہالِ گلستانِ شاہی
اب و جد کے نعم البدل ہونگی ثابت | رہیگا جہان ہو کے انکا فدائی
رعایا کے دل کو مسخر کرینگے | بصد دلنوازی بصد چارہ سازی
خلائق کے محبوب ہو کر رہینگے | پدر کی طرح سے بتائید باری
ہوا خواہ خرم ہون بدخواہ پر غم | بڑہے عمر اقبال مین ہو ترقی

یہ تاریخ دے نذر اے شاد جلکھ

مبارک ہو سرکار مسند نشینی

۲۹ ہجری ۱۳

قطعۂ تہنیت تخت نشینی

حیدرآباد دکن ہو گیا پھر رشکِ چمن — میر عثمان علیخان ہوے سلطانِ دکن

پھر بہار آ گئی اٹھلاتی ہوئی گلشن میں — آصفی شمع ہوئی شکرِ خدا پھر روشن

گرچہ پھیرا تھا مقدر کو فلک نے سبکے — فضلِ معبود سے پھر رام ہوا چرخِ کہن

مثل غنچے کے تھے مرجھا ہوے دل سبکے — از سرِ نو تر و تازہ ہوا ہر ایک چمن

ہو مبارک تمہیں یہ سلطنتِ ملکِ دکن — بکرما جیت کو جسطرح ہوا سنگھاسن

تمکو الفت ہو رعایا سے تمھین چاہے رعیت | تمھین اللہ کرے محبوب رعایا ے فن

رائج الوقت محبت کا یہ سکہ ہو جائے | ہو زمانے کے دلون پر اسی سکے کا چلن

عدل اور داد کی حاصل ہو حکومت شاہا | ہو چراغ کرم وجود و سخاوت روشن

خلق اور حلم و مروت کا اثر ہو ایسا | موم بنجائے اگر ہاتھ مین آئے آہن

سبکی امید ہو تم سبکو ہی تم سے امید | اپنا ہو غیر ہو احباب ہون یا ہون دشمن

عقل و تدبیر ہین دونون مشیر شاہی | اور ذکاوت کی فراست کی ہون شمعین روشن

گرچہ ہین ساری صفات آپ مین لیکن ہے دعا | یہ صفات اور ترقی کرین خلاق زمن

میرے مولا مری آصف کی دعا جبکہ ہوئی | میر عثمان علیخان کا ملا مجھکو دامن

خوف کیا تھا مجھے جبکہ ہے فضل رحمن | آتش رشک مین جلتے ہین جلین یہ دشمن

قطعۂ تہنیتِ تخت نشینی

تخت اور تاج مبارک ہو تمھیں بسم اللہ — میر عثمان علیخانِ بہادر ذیجاہ

تم ہو محبوب کے محبوب کے پیارے فرزند — کہتی ہے خلقِ خدا ملکِ دکن کا تمھیں شاہ

حسن میں صورت و سیرت میں ہو تم لاثانی — نظرِ بد سے بچائے رہے تمکو اللہ

رعایا کے دلوں پہ ہے سکّہ جاری — سب کہیں عدل میں کسریٰ تمھیں اے عالیجاہ

رحم میں آیۂ رحمت تمھیں مخلوق کہے — دوست دشمن پہ ہے مہر شاہ کرم کی ہو نگاہ

مستمندونکی جو حاجات برآری کیجے　　کام سب اُنکے بنجائینگے حسب دلخواہ

خیرخواہ آپکے دل شاد ہین عالم مین

اور بدخواہ جو ہین وہ رہین باحالِ تباہ

198

رباعیات

تقریب رونق افروزیِ حضرت خداوندِ نعمت
پیر و مرشد جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی
اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور بندگانِ
عالی متعالی نواب میر عثمان علیخان
بہادر سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہٗ
و سلطنتہٗ

رباعی

اصغر کی جدائی کا یہ سبب کچھ عجب تھا
بازو میں سے گھر میں بنایا تھا
آئے جو حضور کلیم اختر ان میں
پیدا دل میں ہجر کا یہ درد تھا

رباعی

جب سبک کا جو وقت غم یاد آیا

دیو بس سے غم یاد آیا

پیری کا انداز

بیتاہ مہر سے کان میں آئی آواز

آصف کا شجع چشا کر مہر یاد آیا

رباعی

حضرت کے قدم سے یہ اعزاز ہوا
فدوی نظر خلق میں ممتاز ہوا
ہونے یہیں سرافراز بھی یکتا تھا
سرکار کے قدموں سے سرافراز ہوا

۸ ۳۱

رباعی

سلطانِ دکن ابنِ جہانبانِ امم
بنیاد حسین کلب سب اخوانِ امم
کیا شان کریم آصف سابع کی ہے پیدا
ہیں حور صفت شان وہ سلیمانِ امم

رباعی

یہ جشن سنی کی ایوان فرہاد

یہ چمن ہے کس کا گھر کی آباد

ہے جا بجا الہ کسی کی

یا لطف و کرم حضور سے ہے یا رب

آصف کی عنایت سے ہوا یاد ای شاد

رباعی

یارب این سرکار همیشه آباد

یارب این سرکار همیشه دلشاد

کپتانان کرنیل تصدق جانان

سرکاریان و کیلان کلبه آباد

رباعی

صد شکر کہ آقا ہے مرا بندہ نواز
محمود ہے گر شاہ تو ہے بیشک ایاز
ہر وقت نکلتی ہے یہی دل سے دعا
حضرت کا رہے اقبال فزوں عمر دراز

رباعی

جیسے کہ عزیز مصر تھا صدر سوز و گداز
ویسا تھا زمین مصر کی وہ ارباب نیاز
عثمان علیخان نے جلا پایا جو
یہ لطف و کرم زمین کا ہے اعجاز

رباعی

اس گلشن پہ حضرت کے قدم آئے ہیں

ہمراہ لیے جاہ و حشم آئے ہیں

کہتے ہیں یہی شاد سے سب اہل نیاز

اعزاز بڑھانے ترا ہم آئے ہیں

رباعی

آئے ہیں قدم شاہ کے اللہ اللہ

وہ شاہ جو ہے نام خدا خلق پناہ

صد شکر کہ ہیں شاہ دکن آکے جلوہ فروز

عثمان علی خان بہادر جمجاہ

رباعی

وہ شاہ جو ہے سخی چشم فرزانہ
ہے جلوہ فزا باتزک شاہانہ

بیجا نہیں گر کہیں یہ ہم آجکون
عشرتکدہ شاد ہے دولتخانہ

رباعی

اعلیٰحضرت کی جب سواری آئی
اک شور ہوا باد بہاری آئی
اس شہ پہ سو جان سے قربان ہو نوشاد
گویا ابر سے گھر رحمت باری آئی

رباعی

سرکار کے جلوے سے مکاں روشن ہے
ہے مطلعِ آفتاب جو روزن ہے
کعبے میں ہوئے شاہ پیدا قدم حضرت نبی
اس گھر کی زمین چرخ ہفتم ز آسماں

رباعی

توقیر بڑھائی مری شاہا تو نے
قطرے سے کیا گہر یکتا تو نے
خلعت کا کروں ذکر کہ یا عزت کا
کیا کچھ نہ دیا ہے مرے آقا تو نے

رباعی

اقبال بڑھے عمر بڑھے نام بڑھے
ہر روز بڑھے ہر سحر و شام بڑھے
بڑھ بڑھ کے کہے دل اتنا دعا دیتا ہے
دولت بڑھے راحت بڑھے آرام بڑھے

رباعی

فدوی ہوں نمک خوار ہوں ادنیٰ ہی سہی
دنیا ہے مری یاد عقبیٰ ہی سہی
شکر کہ میں پیدا تو ہوا ہوں بہر تمنا
مطلب بھی یہی اور تمنا ہی سہی

رباعیات در سپاسِ عطاے خلعت
جواہر از پیشگاہِ حضرت خداوندِ نعمت
پیر و مرشد جہان پناہ ظلِ سبحانی
خلیفۃ الرحمانی اعلحضرت قدر قدرت
فلک شوکت حضور پرنور بندگانِ عالی متعالی
مدظلہم العالی خلد اللہ ملکہٗ

رباعی

فدوی کو وہ سرکار نے خلعت بخشا
سرمایۂ افتخار و عزت بخشا
ہو ایسے کہ ارمان و تمنّا سے سوا
تو نے جسے ہم آیۂ رحمت بخشا

رباعی

دی نسبت نے گھڑی اوجیڑا تو لوڑا
فدوی کے لیئے فرضی نہیں تھوڑا

حق بین امراست کی گھڑی دی تے گھڑی
تیمن لیئے کیلے اسکا سے توڑا کوڑا

رباعی

بھوکا نہیں قاروں کی طرح دولت کا
حشمت کا نہ اے شیدا نہ کچھ شوکت کا
آغوش میں آصف کے پلا عزت سے
خواہاں ہوں حضور سے فقط عزت کا

رباعی

خواہاں نہیں جاہ و حشم و طلعت کا

عزت نہیں آئینہ منصب و خدمت کا

آئین شرافت کا تقاضا ہے یہ

استاد طلبگار رہوں عزت کا

رباعی

سرکار نے بخشی ہے یہ ہیچ کا خلعت
فدوی کو عطا کر کے بڑھائی عزت
جب تک کہ قیام ہے زمین تا افلاک
یارب رہے سرکار پہ تیری رحمت

رباعی

اکبر کے جتنے یاران اور جو تھے تشہیر ملی
دولت ملی عزت ملی توقیر ملی
کس منہ سے کریں شاد عطا شکر اس کا
حق یہ ہے کہ اعزاز کی جاگیر ملی

رباعی

فیروزہ کی انگشتری سے چشم جو ملی
ہے فال کہ یہ آئینۂ مقصود دلی
آئی ہے بہار عیش و عشرت یہاں پہ بہار
یاں بار بار ہر وقت کلی دل کی کھلی

رباعیات در سپاسِ عطاے تصاویر

صاحبزادگانِ بلند اقبال از پیشگاہِ

حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد جہان پناہ

ظلِّ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیٰحضرت قدر قدرت

فلک شوکت حضور پرنور بندگانِ عالی متعالی

مدظلہم العالی خلد اللہ ملکہٗ

رباعی

تصویریں عنایت جو ہوئیں ہیں اشجار
یہ لطف و عنایات کے ہیں سب آثار
سایہ رہے چار یار کا حضرت پر
اے شاہ دکن سلامت رہیں یہ سرکار

رباعی

تصویریں عنایت ہوئیں شہزادوں کی
عزت بڑھی عظمت بڑھی آقائی کی
اس مرحمت و کرم کا کیا شکر کروں
صدقے ہزار جان سے شہزادوں پر

رباعیات در سپاسِ عطائے انعامِ پیشگاہ

حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد جہان پناہ

ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت

قدر قدرت فلک شوکت حضور

پر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی

خلد اللہ ملکہٗ

رباعی

ممکن نہیں ان آنکھوں کا ہو وصف ادا

لب بند ہیں لذت سے کہوں شان ہیں کیا

خوشتر رنگ ہیں خوشتر وضع ہیں خوشتر واقعی ہیں

ہر آہو ہیں اک خاص طرح کا بخدا

رباعی

فردی که ز غایب چه کمینتان آمم
یارم سے حجابانہ مقصود کاجبم

اے لیلی ز کنی تو اشتاد زبان
یارب سر کار دین تشین کام

رباعی

میں بندہ ہوا آم سے حضرت کا غلام
ہے شکر میں تر زبان پہ پیارا انعام

دو تین سے دل لبھایا کیا ہے
ہے نخل عقیدت کا ثمر ایک آم

رباعی

بندے کو عنایت ہو پیوستہ مدام
اے خاص حق اعزاز نہیں ہے کچھ کام
آصف کا چمن ہمیشہ سرسبز رہے
سرکار نے ایسا دیا کو کیا شیریں کام

رباعی

فدوی پہ عنایت کی نظر ہے جو اسدؔ
ہر لحظہ و ہر ساعت و ہر شام و پگاہ
ہوں کا کروں شکر ادا کس سے
پہولین پہلین اسدؔ نشت آصفجاہ

رباعی

بندے کی دعا یہی ہے ہر شام و پگاہ

ہر دم ہو نظر لطف سے یا اللہ

جس طرح سے محبوب نے پالا تھا تجھے

پالیں تجھے ویسے ہی شہ آصفجاہ

رباعیات در سپاسِ عطاے ٹرافلس
کھونے

از پیشگاہِ حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد

جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی

اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت

حضور پرنور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی

خلد اللہ ملکہ

رباعی

بچوں کو کھلونے جو نئے بخشی عطا
خوش ایسے ہوئے کہ ملی دولت گویا
سب کھیلتے ہیں اور دعا دیتے ہیں
اللہ سلامت رہیں شاہ والا

رباعی

کس منه ست بو شکسته گرهم شاه اوا
هر کیسه بن بوسه نعمتی اوا
شهرادو نکو الله لو ارسه طبیب
شهر سـ بحیفو نکو سر از فر زکیا

رباعی

بچوں کو وطن نے جب ملے کر تربیت

بیتاب ہے کیوں آگے اچھلے کود

وطن پہ سے کو دو گر کیا ہو ابتدا

خواب جو روشن تھی یا دیس جل گئے

رباعی

جس طرح کھلونوں سے کوئی بچہ بہلے
زینت ہوئی بچوں سے گھروندوں کے لیے
یوں آپ کی نظر لطف و کرم سے شاہا
عزت بیگمین اور بیبین گھر آنا

رباعی

کیا شیشہ کہ کھلونوں کا گر ٹیپی ہے

خوش تن ہیں بتاں کہ خود سے عنایت ہو

جب طبع ہو زندوں کی یہ دیوان از بس

ہر ایک سے ایسی ہی بنی ایسی آن گھر آئی

رباعی

صبح کے حضور نے زمیں کھیں دیکھے

محبوب کے ساتھ آئیں پلے سب آئے

اب پرورش کی شادی بڑ شادی کرکے

کھل جائیں خدا کرے سے مقدر آئے

رباعیات در سپاس عطاے اسٹیشنری

از پیشگاہِ حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد

جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت

قدر قدرت فلک شوکت حضورِ پرنور

بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی

خلد اللہ ملکہ

رباعی

اسپیشری نسب سے ہوئی آپ کو عطا

جیسا ہے کمال پایا بہ فضل خدا

مقصود حضور کا یہی ہو اے شاہ

پھر تجکو قلمدان وزارت کا ملا

رباعی

کس درجہ عنایت ہے مشیت والا کی

بیشتر یہ جس سے کہ عزت بخشی

الطاف تری کا نہ احاطہ ہو سکا

کہتا ہے یہ اعجاز آگرہ فریدی

رباعی

اے شیشی کو بیکسی ہے ہستی ہے گاہ
ان شب سے کمالات ان تو رقا سنا ظاہر
پیچیں ہیں باران خس کی آگ کے لگی
سیاہ حسن بیاتغی ہے تماشا کا ماہ

رباعی

اسٹیشنری سے ہوا قدر وہی ممتاز
سامان ہیں کیسے کیسے کہ سب سامانِ ناز
کیا لکھیے کہ یہ وقت پیدا کیا ہے
ہو شاہ کا اقبال فزوں عمر دراز

رباعی

ہر روز ہے بیشک عنایت تیری

ہر وقت ہے بیحد نہایت کی ترے

عزت کا طلبگار ہوں عزت دے یا

عزت دے کہ شاہ محمد اے داور

رباعی

اے جاہ و حشم کی نہیں خواہش واللہ
دولت کی بھی پروا نہیں حق ہے آگاہ
لیکن میں ہوں فرزند اسی کا جس کو
دی ہے بابات الست گدایان شاہ

رباعی

دنیاده بیوك اسواسطه یوزینك كبار

عادتدر ایمین آگلون قوه یتیشه صكرا

كچمه سی توق پیچیداسی یوق امید

اوجوپایه گیکاسب اوچوپایه سكرا

HYDERABAD STATE LIBRARY

آصفیہ

داخلہ نمبر	۱۳۹۸۹
فن نمبر	ح ۱۳۵۱
کتاب نمبر	